روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
خطبہ نمبر ۱۴
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴ / ۳۹ | بدھ ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ ۲۶ شہادت ۱۳۶۸ہش ۲۶ اپریل ۱۹۸۹ء | نمبر ۹۶
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

دعائیں کرتے ہوئے لازمی چندہ جات چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا کریں
ناظر مال

چک نمبر ۵۶۳ اور ننکانہ میں احمدیوں پر ظلم و ستم سے متعلق حضور انور کے ارشادات

دنیا کی کوئی آگ احمدی کے دل کو نہیں جلا سکتی

جیسی بھی تکلیف آئے خدا کی قسم ہم اپنے خدا کے نور کو نہیں چھوڑیں گے

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے وطن کے دن پھیرے اور اسکی رحمتوں کی بارشیں ان پر برسیں

اپنے ردّ عمل کو توازن بخشیں اور جوش میں دوسروں کو تکلیف میں مبتلا نہ کریں

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ
فرمودہ ۱۴؍ اپریل ۱۹۸۹ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سب سے پہلے نماز فجر کے بعد صبح تلاوت کے دوران جب میں آیت کے اس نکتے پر پہنچا کہ (ہم اللہ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ناقل) تو بڑی شدت کے ساتھ یہ القاء ہوا کہ کوئی ایسی خبر پہنچنے والی ہے جس کے نتیجے میں مجھے خدا نے تلقین فرمائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلاموں کا اسوہ اختیار کرتے ہوئے یہ آیت (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کی طرف لوٹائے جانے والے ہیں) ضرور پڑھوں۔ چنانچہ اسی وقت اطلاع ملی کہ چک نمبر ۵۶۳ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ میں دشمنانِ احمدیت نے احمدی گھروں پہ حملہ کیا اور ان کو لوٹا اور آگ لگائی۔ پھر دو دن کے بعد ننکانہ صاحب کے بارہ میں خبر ملی کہ سوائے تین گھروں کے باقی تمام گھروں کو بیت الذکر سمیت آگ لگا دی گئی یا لوٹ لئے گئے اور منہدم کر دیئے گئے۔ حضور انور نے اس واقعہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تفتیش کے مطابق یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ پولیس انسپکٹر عوام کو ساتھ لے کر خود آ گئیں لگوا رہے تھے اور لوگ گھروں کو لوٹ رہے تھے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، قرآن اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا یہ فیض ہے کہ بس اور اختیار کی کی حالت میں بھی انسانی شرافت کی بنیادی قدریں اکثر لوگوں میں بھی پیدا کیں۔ وہاں کی رپورٹوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہمسایوں اور دیگر محلے داروں نے اس موقع پر انسانی شرافت کا سلوک کیا۔

حضور نے فرمایا جہاں تک ننکانہ صاحب کی جماعت کا تعلق ہے انہوں نے ایسی فضا میں خدا کے فضل و کرم سے جماعت کا سر بلند رکھا ہے۔ اور دشمن کی اس کوشش کو کلیتہً رد کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ ڈر جائے گی۔ اور اُن کو اپنے جلے ہوئے مکانوں سے اور گھروں سے اجاڑ کر باہر نکال دیا جائے گا۔ بلکہ اسی جگہ وہ بیٹھے رہے اور صبر کا کامل نمونہ دکھایا۔

حضور نے فرمایا یہ میں اس لئے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ واقعات جذبات میں ایک قیامت مچا دیتے ہیں اور جب یہ خبر زمین کے کناروں تک پھیلی ہوئی جماعت تک پہنچے گی تو جماعت اس طرح کرب میں مبتلا ہو جائے گی جس طرح اُن کے عزیز و رشتہ داروں کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا ہو۔ پس زندہ نظام میں یہ قدر مشترک ہے۔ ایک زندہ روحانی جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے میں ان کے مزاج کو خوب سمجھتا ہوں کبھی مجھے اس بات کی ضرورت پیش نہیں آئی نہ کبھی آئے گی کہ میں جماعت کو کسی واقعہ کے بیان کے بعد مشتعل کرنے کی کوشش کروں۔ پس اس پہلو سے جب ایک احمدی کا گھر جلا تو ساری جماعت کا ردِّ عمل ایسا ہے کہ مجھے ان کو سمجھانا پڑ رہا ہے کہ اپنے ردّ عمل کو توازن بخشو اور اپنا جوش نکالنے کی خاطر دوسروں کو تکلیف میں مبتلا نہ کرو۔

حضور نے فرمایا میں اس واقعہ میں کچھ اور پس منظر آپ کے سامنے رکھتا ہوں یہ کوئی اتفاقی، اچانک ہونے والا واقعہ نہیں ہے جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک سو سال تک بے حساب فضلوں سے نوازا ہے، اتنے کرم فرمائے ہیں کہ ہم اُن کے شکر کے عموی القصور سے بھی قاصر ہیں۔ یہ تو ہر احمدی کے گھر میں گزرنے والی روزمرہ کی داستانیں ہیں، دشمن کو اس تفصیل کا تو علم نہیں لیکن کامیابی سے سو سال گزرنے کی اس کو اتنی تکلیف ہے کہ اس کو ایک آگ لگی ہوئی ہے اور تمہیں دکھ دے دے کر بھی اس کی وہ آگ نہیں بجھتی اور ایک جہنم ہے جو مزید کا مطالبہ کرتی چلی جا رہی ہے۔

پس وہ آگ جو چک نمبر ۵۶۳ پر لگی گئی یا ننکانہ صاحب کے معصوم احمدیوں کے گھروں پر برسائی گئی یہ اُن کے دلوں سے نکل کر ان گھروں پر لپکی ہے۔ اس نے ہماری جائیدادوں کے ظاہر کو تو جلایا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک بھی احمدی نہیں ہے جس کے دل پر وہ آگ لپک سکی ہو۔ دل اس آگ سے مامون و محفوظ ہیں۔ کیونکہ جن دلوں میں خدا کی محبت ہے اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی ہے ان کو دنیا کی کوئی آگ جلا نہیں سکتی۔ لیکن اُن کو میں یہ ضرور مطلع کرتا ہوں کہ ایک اور آگ ہے جو دلوں پر لپکتی ہے۔ اور وہ خدا کی آگ ہے۔ پہلے بھی تم اسی آگ میں جل رہے ہو اب اور بھی زیادہ اپنے لئے اس آگ کو بھڑکانے کا سامان کر رہے ہو۔

حضور نے فرمایا لیکن ہم اُن کی خاطر دنیا میں دین حق کا پیغام پہنچانا تو چھوڑ نہیں سکتے۔ اس لئے یہ واقعات ہونگے اور اور بھی ہونگے۔ لیکن جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے ان مظلوم بھائیوں کے درد کو اپنے دل میں محسوس تو کرے گی۔ اُن کے دل ان کی طرف لپکیں گے ان سے بھاگیں گے نہیں تاکہ ان کی تکلیفوں میں حصہ پا کر اپنی تسکین کا سامان پیدا کریں۔

حضور نے فرمایا اس کا دوسرا پس منظر سیاسی ہے۔ جماعت احمدیہ پاکستان اس

باقی: صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد: پرنٹر: قاضی منیر احمد: مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ - قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ شہادت ۱۳۶۸ہش ۲۶ اپریل ۱۹۸۹ء

گھروں میں اعلیٰ اخلاق

بعض باتیں بذاتِ خود اتنی اہم نظر نہیں آتیں جتنے اہم نتائج پیدا کرتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تو چھوٹی سی بات ہے اس کی زندگی تو چند لمحے بھی نہیں ہو گی۔ بھول جائے گی اور اور اپنا اثر پیدا نہ کر سکے گی لیکن نہیں ایسا نہیں ہوتا ہر بات اور ہر فعل ایک زنجیر کی کڑی ہوتی ہے اور چاہے تحت الشعور ہی میں سہی قائم رہتی ہے اور اپنا اثر پیدا کرتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ دوسری باتیں غالب آجائیں اور اس کے اثر کو زائل کر دیں۔

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ بعض اوقات کوئی ملاقاتی آئے تو کہلوا دیا جاتا ہے کہ گھر پر نہیں ہیں۔ گھر پر آنے کی نسبت ٹیلیفون پر کوئی بات کرنا چاہے تو اس کے ریسیور پر ہاتھ رکھ کے پوچھا جاتا ہے کیا جواب دوں اور کہہ دیا جاتا ہے کہ کہدو گھر پر نہیں ہیں۔ جس بچے سے یہ بات کہلوائی جاتی ہے وہ ذرا بڑا ہوتا ہے تو سکول میں یہی رویہ اختیار کرتا ہے اور سکول میں اس رویے کی کامیابی اسے اور آگے بڑھاتی ہے اور وہ معاشرہ کے ساتھ بھی یہی سلوک کرتا ہے کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے تا کہ بڑے لوگ بچوں کی ہی پھیلائی ہوئی یا پھلائی ہوئی (جس طرح غبارے میں ہوا بھر کر اسے پھلایا جاتا ہے) صورت ہوتے ہیں۔

ان سب باتوں پر غور کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگر کل کے بڑے لوگوں کو اچھا اور اخلاق کے لحاظ سے صاف ستھرا دیکھنا چاہتے ہیں تو آج کے بچوں کو اچھا نمونہ دیجیے۔ وہ اچھے بنیں گے تو کل کے بڑے لوگ بھی اچھے ہوں گے۔

گزشتہ سال حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا کہ اپنے گھروں میں اعلیٰ اخلاق رائج کریں اور کہ والدین کے اعلیٰ اخلاق ہی اولاد کے اعلیٰ اخلاق کی ضمانت ہیں۔ ہم یہ بہانہ پیش کر کے خوش ہو جاتے ہیں کہ باپ کیا کرے وہ تو دن کا اکثر حصہ گھر سے باہر رہتا ہے۔ ٹھیک ہے وہ گھر سے باہر رہتا ہے لیکن وہ اپنے بچوں کے ذہن اور دل سے تو باہر نہ رہے۔ کچھ وقت کے لئے وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں تو رہیں لیکن ان کی عادات و اطوار تو اس کی آنکھوں سے اوجھل نہ ہوں۔ وہ انہیں پاس بٹھا کے ان سے باتیں کرے اور ان کی باتیں سنے یہی وہ آئینہ ہے جس میں ان کی اخلاقی حالت جھلکتی نظر آئے گی اور وہ انکو صحیح راستے پر رکھ سکے گا۔ آئیے ہم اپنے گھروں میں اعلیٰ اخلاق رائج کریں۔

سب کچھ لٹا کر اللہ والے
بیٹھے ہیں جیسے ہونٹوں پہ تالے
یہ حوصلہ اور یہ عزم ان کا
دورِ رواں کے ہیں یہ جیالے

ابوالاقبال

بات سنانا ہے تو سناؤ بات کسی دیوانے کی
یادیں تازہ ہو جائیں گی اپنے وقت سہانے کی

جب جب ہاتھ میں پتھر ہوں اور سر کھجلاتے لوگ ملیں
کون کرے تفریق بھلا پھر اپنے اور بیگانے کی

دیکھو میری جانب دیکھو اس بستی میں تنہا تنہا
گھوم کے جیسے مانگ رہا ہوں داد کسی انجانے کی

جن کی راہوں میں دنیا نے پتھر کی دیوار چنی
خوابوں پر خوابیں آتی ہیں ان کے واپس آنے کی

اینٹ اور پتھر آتے آتے آنکھ جھپکنی مشکل ہے
فرصت کب مل پائے گی ان زخموں کو سہلانے کی

میں آپ تمہارے دروازے پر آ کر دستک دیتا ہوں
دشنام بہ لب کیوں زحمت کرتے ہو میرے گھر آنے کی

کچھ سن نہ سکا کچھ کہہ نہ سکا بس دل کی رہی دل میں لیکن
یہ جان گیا آواز ہے یہ میرے جانے پہچانے کی

کس شوق سے جان ہتھیلی پر رکھ کر تم آگے بڑھتے ہو
جو سچ پوچھو تو کچھ بھی نہیں ہے قیمت اس نذرانے کی

میں اپنے دل کے صحن گلستاں میں خنکی سی پاتا ہوں
کیا ریت ابھی تک چلتی ہے نمرود کے آگ جلانے کی

منزل پہ پہنچنے سے پہلے رکنے کا تصور ناممکن
کچھ لوگ اگرچہ کرتے ہیں باتیں ہمکو رکوانے کی

تم نے تو نسیم اس میخانے کی خاطر سب کچھ ترک کیا
اوروں کو ازل سے فکر رہی بس اپنے ہی پیمانے کی

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیا تعلیمی سال — چند ضروری امور

عبدالباسط شاہد

ہمارا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ بچے خوشی خوشی نئی کلاسوں میں جا رہے ہیں۔ نئی کتابوں اور کاپیوں کا اہتمام ہو رہا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر حاصلِ مطالعہ کے طور پر بعض ایسی باتیں بیان کر دی جائیں جو والدین اور بچوں کے لیے مفید ہوں۔

ہمارے ہاں اچھے سکولوں کی بہت کمی ہے اس لئے کسی اچھے سکول میں داخلہ بمشکل ہی مل سکتا ہے تاہم جہاں تک ممکن ہو اپنے بچے کو سکول میں داخل کرنے سے قبل سکول۔ کلاس کے کمرے اور اساتذہ سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں اور بچے کا مستقبل بہتر سے بہتر ہاتھوں اور انتظام میں دیں۔

بچوں میں باقاعدگی اور پڑھائی کی لگن پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے غیر ضروری چھٹیوں کے حاصل کرنے کی ترغیب نہ دیں۔ خاندان کی کوئی تقریب یا محلے کی کسی مصروفیت کی وجہ سے چھٹی حاصل کرتے سے بچہ ہمیشہ کے لئے یہ غلط تاثر اپنا لے گا کہ پڑھائی کی اہمیت دوسرے کاموں کی نسبت کم ہے۔ اس کے نتیجہ میں پڑھائی کی طرف اس کی توجہ اور رغبت کم ہو سکتی ہے۔

ایک بہت ہی مفید اور ضروری امر یہ ہے کہ آپ اپنے بچے کی پڑھائی میں پوری دلچسپی لیں۔ ضروری نہیں ہے کہ آپ خود اسے پڑھائیں مگر آپ کو یہ بخوبی معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ روزانہ کیا پڑھتا ہے کیا سیکھتا ہے۔ برابر ترقی کر رہا ہے یا نہیں۔ اس امر میں یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ بچے کی پڑھائی میں دلچسپی اس طرز پر نہ لی جائے جس سے اسے یہ احساس ہو کہ اس کی غیر ضروری نگرانی کی جا رہی ہے یا وہ یہ خیال کرنے لگ جائے کہ والدین کو اس پر پورا بھروسہ اور اعتماد نہیں ہے بلکہ وہ یہ سمجھے کہ میرے والدین میری بہتری و ترقی کی خاطر میرے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔

بعض دفعہ بچے کو تعلیم کی طرف توجہ دلانے کے لئے مختلف دھمکیوں اور ڈراووں سے بھی کام لیا جاتا ہے مگر اس کی بجائے زیادہ مفید اور بہتر یہ طریقہ ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے انعام مقرر کئے جاویں۔ تاکہ وہ انعام کے حصول کے شوق میں اپنی پڑھائی زیادہ رغبت سے کرے۔ سزا وغیرہ کی دھمکیوں سے بچے میں پڑھائی سے نفرت اور اکتاہٹ پیدا ہو سکتی ہے بلکہ اور بھی کئی منفی اور غلط رجحان پیدا ہو سکتے ہیں۔

بعض اوقات بچے سے اسکی پڑھائی اور سکول کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہوئے اگر کسی استاد کے متعلق بچہ شکایت کرے تو بعض والدین اپنے بچے کی حمایت میں استاد کو بُرا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو استاد سے لڑائی جھگڑے تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ یہ طریق درست نہیں ہے۔ اگر آپکے علم میں کسی استاد کی کوئی ایسی بات آئے جو آپ کے نزدیک قابلِ اصلاح ہو تو اس کی طرف احسن رنگ میں استاد کو توجہ دلائی جائے۔ یا کسی سینئر استاد سے ذکر کیا جائے مگر بچے کے سامنے اس کے استاد کو ہرگز بُرا بھلا نہ کہا جائے۔ بچہ استاد کی عزت و احترام کی وجہ سے حصول علم کی منزلوں میں جلد جلد ترقی کرے گا۔

بعض بچے جو پہلے اپنی کلاس میں ہوشیار طالب علم سمجھے جاتے ہیں اچانک کند ذہن اور سست نظر آنے لگتے ہیں۔ ایسے مواقع پر والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس تبدیلی کی اصل وجہ سمجھنے کی کوشش کریں۔ ممکن ہے بچے کی نظر کمزور ہو اور وہ تختہ سیاہ پر لکھی ہوئی عبارت اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو یا اس کی سماعت کسی وجہ سے متاثر ہو رہی ہو۔ یا وہ کلاس میں نکمے اور وقت ضائع کرنے والے بچوں کے ساتھ بیٹھتا ہو۔ غرضیکہ بچے کی سستی یا کلاس میں پیچھے رہ جانے کی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں۔ ان وجوہ کو معلوم کر کے انہیں دور کرنے کی کوشش کی جاوے۔

بچوں میں کسی کام کو کرتے دیکھ کر اس کی نقل کرنے کا جذبہ اس سے کہیں زیادہ ہوتا ہے کہ وہ سن کر یا پڑھ کر کوئی بات سیکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ آجکل اس قسم کے عملی ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں جن کو دیکھ کر بچہ نئی نئی باتیں سیکھ سکے۔ اس لحاظ سے یہ امر بنیادی اہمیت رکھتا ہے کہ آپ اپنے بچے کے سامنے کیسا نمونہ پیش کرتے ہیں اگر آپ یہ طریق اختیار کریں کہ جو کام بھی آپ نے شروع کیا ہے اسے مناسب اور موزوں طریق پر ختم کر کے ہی چھوڑیں گے تو آپ کا بچہ بھی آپ سے یہ عادت سیکھ لے گا۔ لیکن اگر آپ خود کام کو آج کل پر ٹالنے کے عادی ہوں۔ کام کو سستی اور بے دلی سے شروع کریں۔ کسی قدر کام کر کے اسے ادھورا ہی چھوڑ دیں تو اپنے بچے سے بہتر توقعات وابستہ نہ کریں وہ آپ سے یہ ساری باتیں سیکھ جائے گا اور اس کی ساری ذمہ داری کسی اور پر نہ ہوگی۔

بچے میں سوال کرنے اور نئی نئی باتیں معلوم کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ سوال کرتا ہے۔ اس کی اس عادت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ معقول سوالات کرنے پر اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ غیر معقول سوالات کے متعلق معقول انداز میں سمجھایا جائے اور اس کے سوالوں کا اختصار و سادگی سے اس طرح جواب دیا جائے کہ وہ مطمئن ہو جائے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض سوال اس قسم کے بھی ہوں جن کا جواب خود آپ کو بھی معلوم نہ ہو یا کسی وجہ سے آپ اس کا جواب نہ دینا چاہیں۔ ایسی صورت میں کوئی غلط جواب دے کر اسے ٹالنے کی کوشش نہ کریں بلکہ پیار سے صحیح بات بتا دیں۔ اگر اسے یہ کہا جائے کہ "میں تو اس سوال کا اچھی طرح سے جواب نہیں جانتا بہتر ہو گا کہ تم فلاں استاد یا عالم سے اس کے متعلق پوچھ لو" تو بچہ آپ کے متعلق کوئی غلط تاثر نہیں لے گا۔ لیکن غلط جواب یا جھڑکی دے کر روکنے سے اس کے معصوم ذہن پر بہت بُرا اثر پڑ سکتا ہے۔

جہاں تک ممکن ہو بچے کو گھر پر پڑھائی کرنے کے لئے اچھے سے اچھا ماحول دیں۔ کمرہ صاف ستھرا ہو۔ میز کرسی یا چٹائی صاف ستھری اور روشن جگہ پر ہو۔ پڑھائی کے دوران توجہ کو منتشر کرنے والی کوئی بات نہ ہو۔ آجکل ایک بہت ہی غلط رجحان یہ پیدا ہو چکا ہے کہ پڑھائی کے وقت ریڈیو یا ٹی وی لگا دیا جاتا ہے۔ اس صورت میں پڑھائی کے لئے جس انہماک اور توجہ کی ضرورت ہے وہ حاصل نہ ہو سکے گی۔ ویسے بھی اگر ریڈیو یا ٹی وی پر کوئی اچھا پروگرام آ رہا ہے تو اسے بھی توجہ سے دیکھنے کے لئے اس وقت پڑھائی کسی طرح مفید نہیں ہو سکتی۔

بعض گھروں میں یہ بھی طریق ہوتا ہے کہ بچے کے سکول کے کام میں اس طرح مدد دی جاتی ہے کہ بچہ خود وہ کام نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے اس کی والدہ یا بہن یا بھائی یا کوئی دوست اور ٹیوٹر کام کر دیتے ہیں۔ اس طریق سے بچے میں محنت کی عادت پیدا نہ ہو سکے گی۔ اس کی پڑھائی میں دلچسپی ضرور لیں۔ کوئی مشکل ہو تو اسے حل کرنے میں بھی ضرور مدد دیں مگر اس کا کام خود اسے ہی کرنے دیں تا اس کے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا ہو اور وہ ذمہ داری کو ادا کرنے کی قابلیت حاصل کر سکے۔

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ بچے کو آپکی دلچسپی کی وجہ سے یہ احساس نہیں ہونا چاہیئے کہ آپ اسکی نگرانی کر رہے ہیں۔ جیسے جیسے بچہ بڑا ہو گا وہ اس چیز کو زیادہ ناپسند کرنے لگے گا۔ لیکن اگر آپ اس رنگ میں دلچسپی کا اظہار کریں کہ آپ اس کے بہتر مستقبل اور اسی کی بھلائی کے لئے کوشاں ہیں اور یہ کہ وہ آپ سے ہر مرحلہ پر کھل کر مشورہ کر سکتا ہے تو یہ اثر بچے کی ذہنی ترقی اور بہتر نتائج کا ضامن ہوگا۔

ہمارے بچے ہمارا مستقبل ہیں ان کی بہتری ترقی ہماری قوم کی بہتری و ترقی ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشش کرتے رہیں۔ اور اپنی کوشش میں برکت اور کامیابی کیلئے خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعاؤں میں کوئی کمی نہ رہنے دیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق مرحمت فرمائے۔

درخواست دعا

- مکرم عبدالسلام صاحب اختر (پان شاپ رحمت بازار۔ ربوہ) عرصہ چھ ماہ سے گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں اب انہیں شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا ہے۔
- مکرم عبدالمنان صاحب کوثر کے دادا جان مکرم فیروز الدین صاحب پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔
- مکرم محمد لقمان خان صاحب (شاہین فوٹو سٹیٹ حافظ آباد) ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ آج کل فضل ہسپتال میں داخل ہیں۔
- مکرم رانا اکرام الحق صاحب آف حافظ آباد صاحب فراش ہیں اور سی ایم ایچ لاہور میں زیر علاج ہیں۔
- محترمہ ڈاکٹر امۃ المتین صاحبہ تین سال سے انتڑیوں کے ورم کی وجہ سے علیل ہیں۔ باوجود علاج کے فائدہ نہیں ہو رہا۔
- مکرم سید محمد امین صاحب کے دل کا کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ تاحال کمزوری بہت ہے۔

بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ! خلاصہ خطبہ

وقت بلیک میلنگ کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں ہر قسم کے مظالم کو کھلی چھٹی ہے۔ لیکن کوئی چیز اتنی ارزاں نہیں جتنی ایک احمدی کی دولت اسکی جان اور اس کے جسم ارزاں ہیں۔ جس ملک کی یہ اخلاقی قدریں ہوں وہاں سیاست سے اور سیاسی راہنماؤں سے یہ توقع رکھنی کہ وہ اخلاقی قدروں کی بنا پر جماعت احمدیہ کی حفاظت میں کوئی قدم اٹھائیں گے ایک جھوٹا اور لغو خیال ہے۔ اسی لئے میں نے جماعت کو متنبہ کیا تھا کہ سیاسی افق پر جو نئے نقوش ابھر رہے ہیں ان کو دیکھ کر تم اپنی تقدیر کے فیصلے نہ کرنا۔ ابھی بہت سے اندھیرے باقی ہیں اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ چنانچہ میں نے موجودہ قومی سیاست کو بھی سمجھانے کی کوشش کی لیکن سیاست دراصل خود غرض ہوتی ہے اسکو یاد رکھیں۔ پس جماعت احمدیہ ایک سیاستدان کو چھوڑ کر اس امید میں دوسرے سیاستدان کی طرف رُخ نہیں کر سکتی کہ وہ عوام کو امن بھی دے گا۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ خود غرضی اندھی ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا تجزیہ ہے جس میں آپ کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ یہ وہ سیاسی پس منظر ہے جس کی بکلو میں یہ واقعہ ہوا ہے۔

حضور انور نے تفصیل سے سیاسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

احمدیوں کے خلاف مزید منصوبے بنائے جا رہے ہیں لیکن یہ تو انسان کی بنائی ہوئی تدبیریں ہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ خدا کے نام پر کوئی سودا نہیں کر سکتی اور خدا تعالیٰ نے جو اپنی محبت اور اپنے محبوب ترین رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہمارے دلوں ڈال دی ہے وہ ہمارے وجود کا ایک انمٹ حصہ بن گئی ہے۔ اسے الگ کرنا ہمارے قبضۂ قدرت میں نہیں۔ یہ تو ہمارا پیدائشی نشان BIRTH MARK ہے۔ ہمارے گھروں کو جلا دو۔ ہمارے جسموں کو جلا دو۔ ہمارے اموال لوٹ لو مگر خدا کی قسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی قسم اور کائنات کے خدا کی قسم احمدیت کے دل میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی محبت کا جو پیدائشی نشان BIRTH MARK ہے اس کو تم نہیں مٹا سکتے۔ تمہاری آگیں جسموں تک جا کر ختم ہو جائیں گی۔ ہاں دلوں تک پہنچنے والی ایک آگ ہے جو خدا تعالیٰ جلاتا ہے اور جب وہ برسائی جائے گی تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں اس آگ میں جلنے سے بچا نہیں سکتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سے ایسے حالات میں فرعون کے مقابل پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں اور پھر مصائب کے وقت میں صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ردعمل کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا اور اس کے بھیجے ہوؤں پر ایمان لانے کے لئے لوگوں کو قوموں اور بادشاہو کی اجازت کا ہمیشہ پابند کیا جاتا ہے لیکن خدا کی جماعتیں ہمیشہ اس سوال سے اسی طرح نبرد آزما ہوتی رہیں گی جس طرح حضرت موسیٰ کے وقت میں نبرد آزما ہوئی تھیں اور ان کا جواب یہ رہے گا کہ جو کچھ تم کر سکتے ہو کر گزرو ہم اپنے رب کے مقابل پر ہرگز تمہیں ترجیح نہیں دے سکتے۔

حضور نے فرمایا اگر یہ سودا ہے کہ ہم تمہاری تکلیفوں سے بچنے کے لئے اپنے ایمان کو چھوڑ دیں تو پھر ہمارا جواب یہ ہے کہ جو تکلیفیں تمہارے تصور میں آتی ہیں دیتے چلے جاؤ، دیتے چلے جاؤ۔ لیکن خدا کی قسم ہم اپنے خدا اور اس نور کو نہیں چھوڑیں گے جو خدا نے ہمارے لئے نازل فرمایا ہے۔ تُو تو باقی نہیں رہے گا تیرے صرف وہی نشان باقی رہیں گے جو پھر نشان بنا دیئے جائیں گے۔ تو ہم ایک عارضی فنا ہونے والی قدر کو کیسے ایک بہتر اور ہمیشہ رہنے والی قدر کے مقابل پر ترجیح دیں۔

حضور نے فرمایا پس وہ انتہائی غلطی پر ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے نام پر جو قومیں کھڑی ہوتی ہیں اور خالصتہً للہ دنیا کے مصائب برداشت کرنے کے لئے غیر معمولی عزم اور حوصلہ پاتی ہیں ان کے حوصلوں کو وہ پست کر دیں گے، یہ ان کی کم عقلی ہے۔ کیونکہ انبیاء کے مقدس گروہ کو ہمیشہ انسانوں نے تکلیفیں پہنچائی ہیں اور آخر وقت تک اُن کو تکلیفیں پہنچتی رہی ہیں۔ عذاب وہ ہوتا ہے جو خدا کی طرف سے نازل ہو اور اس کی نشانی یہ ہے کہ عذاب قوموں کو مٹا دیا کرتے ہیں، اُن کو ذلیل و خوار کر دیا کرتے ہیں۔ مگر وہ قومیں جو خدا کے لئے خدا کی طرف سے ابتلاؤں میں ڈالی جاتی ہیں اُن پر ان لعنتوں میں سے ایک بھی صادق نہیں آتی اور نہ ان کے قدم رکتے ہیں اور نہ ان کے حوصلے پست ہوتے ہیں۔ یہ وہ تقدیر ہے جو جماعت احمدیہ کی تقدیر ہے۔ پہلوں نے بھی آزمایا تھا تم بھی آزما لو اور تمہاری اگلی نسلیں بھی آزماتی چلی جائیں مگر جماعت احمدیہ کی ترقی کو تم نہیں روک سکتے۔ جماعت احمدیہ کے قدم ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ قربانی کے ہر میدان میں ہم لبیک کہیں گے۔

حضور نے فرمایا میں نے ابھی فیصلہ نہیں کیا کہ جماعت کو اس موقع پر کیا ہدایت دوں۔ کیا یہ ہدایت دوں کہ تم قانونی حق کو اختیار کرتے ہوئے اپنا دفاع کرو اور خدا پر توکل رکھو اور ہر قسم کے ابتلاء کے لئے تیار ہو جاؤ یا یہ ہدایت دوں کہ تم ابھی صبر سے کام لو۔ اور خدا کی رحمت کے امیدوار رہو اور دشمن جو کچھ کر سکتا ہے اس کو کر گزرنے دو۔ یہ فیصلہ تو جب بھی ہوگا میں جماعت کو مطلع کر دوں گا۔ لیکن وہ آیات جو فرعون کے متعلق میں نے پڑھی ہیں۔ اُن کو پڑھنے کے بعد اور حضرت بانیٔ سلسلہ کو جو کچھ خدا نے بتایا تھا اس کی روشنی میں سرِ دست میرا رجحان یہی ہے کہ میں جماعت کو مزید صبر کی تلقین کروں کیونکہ قرآن کریم میں بارہا فرعون اور اس کے مظالم کا ذکر تو ملتا ہے۔ لیکن کہیں بھی موسیٰ علیہ السلام اور آپکی قوم کو دفاعی حق استعمال کرنے کی تلقین نہیں کی گئی۔ اس میں کوئی حکمت ہے۔ حضور نے فرمایا اگر یہ وہی دور ہے جس کا حضرت بانیٔ سلسلہ کے الہامات میں ذکر ملتا ہے تو پھر میرا یہ رجحان اسی طرف ہے۔ لیکن ابھی غور و فکر دعائیں اور مشورے ہونگے اور جو بھی آخری فیصلہ ہوگا مجھے یقین ہے کہ خدا کی رضا کا حامل ہوگا اور جماعت اُس پر قائم رہے گی۔

حضور نے فرمایا میں یہ فیصلے اس لئے نہیں کر رہا کہ مجھے جماعت کی طرف سے بزدلی کا خوف ہے۔ ہرگز نہیں۔ میں احمدیوں کو خوب جانتا ہوں وہ میرے دل میں بس رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ وہ وفادار ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے غلاموں کی یاد تازہ کرنے والے ہیں اور موسیٰ کے غلاموں کی طرح یہ کہنے والے نہیں کہ جاؤ تم اور تمہارا خدا جا کر لڑو ہم تو یہاں پر بیٹھے ہیں بلکہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے غلاموں کی طرح یہ جواب دینے والے ہیں کہ ہم آپکے آگے بھی لڑیں گے، پیچھے بھی لڑیں گے، دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری نعشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔

حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ اگر میں نے جماعت کو بلایا تو ساری جماعت کا یہی جواب ہوگا —— کیونکہ اپنی ذات میں میری کوئی بھی حیثیت نہیں میں محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا آپ کے غلام کا اور آپکی سنت کا پیغام پہنچانے کے سوا اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے عشق میں ایسی مگن اور فدا ہے کہ بعد میں جواب آنے کی بات تو دیر کی بات ہے۔ میرا تو گوش تصور میرے روحانی کان اس تمام دنیا سے جماعت کی یہ آواز سُن رہے ہیں کہ لبیک لبیک یا سیدی لبیک، اے محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے غلام، آپکی غلامی میں تو جو پیغام ہمیں دے گا ہم تجھے یقین دلاتے ہیں کہ اس نام کی عظمت کی خاطر آگے بھی لڑیں گے، پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی اور بائیں بھی لڑیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت بھی ہمیں ناکام و نامراد نہیں کر سکتی۔

حضور نے فرمایا آج میرے دائیں بائیں آگے پیچھے لڑنے کا وقت نہیں، کلمہ توحید کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے لڑنے کا وقت ہے اس لئے میں نے بار بار آپ کو یہ سمجھایا ہے کہ یہ وہی آواز ہے جو پہلی آواز تھی۔ آج ہم سے کلمہ توحید سے تعلق توڑنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر تم یہ اعلان کر دو کہ خدا ایک نہیں اور محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس کے سچے رسول نہیں تو ہم تمہارے لئے آسانیاں پیدا کر دیں گے۔ لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور توحید کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ ہم اسکے آگے بھی لڑیں گے اور اس کے پیچھے اور اس کے دائیں اور اس کے بائیں ہر طرف لڑیں گے۔ کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو اس لحاظ سے ہمیں شکست دے سکے۔ پس ہمارا انہیں وہی جواب ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا جواب تھا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ وہ آیات جو میں نے تلاوت کی تھیں میرے نزدیک ان کا جماعت کے اس دَور سے گہرا تعلق ہے جس سے ہم گزر رہے ہیں ان میں اللہ ہمارا رب ہے کا نعرہ بلند کرنے والے اللہ کے پاک بندوں پر ظالموں کے ظلم کا ذکر ہے۔ قرآن نے جو نقشے کھینچے ہیں ہم ہی وہ خوش نصیب ہیں کہ جن پر وہ نقشے اطلاق پا رہے ہیں۔

پس ننکانہ صاحب کی جماعت یا ۵۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جماعت کو بھی اس میں شامل کر لیں۔ یہ اس صدی کی وہ پہلی خوش نصیب جماعت ہے جو آئندہ صدی کے لئے جماعت کے عزم کا نشان بن گئے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کو مغلوب نہیں کر سکتی۔ یہ فیصلہ تمام صدی اور آئندہ صدیوں تک محیط رہے گا۔ حضور نے فرمایا اس سورۃ میں ایک اور فیصلہ بھی بیان ہوا ہے کہ جو باتیں تم کر رہے ہو اللہ بھی اس پر شاہد ہے وہ تمہیں موقعہ دے گا لیکن اگر تم نے ظلم کی تکرار کی تو یاد رکھو کہ خدا بھی تکرار کرنا جانتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہم تو کمزور نہتے، دراصل فقیر لوگ ہیں۔ مسیحی علامتیں ہم میں پائی جاتی ہیں لیکن مسیح کی قوم کو بھی پہلے جب ایسے ہی طعنے دیئے گئے تھے تو خدا کی تقدیر نے ان کو تمام دنیا پر غالب کر دیا تھا اور ان پر ظلم کرنے والوں کو بار بار سزائیں دیں۔ یہی وہ تقدیر ہے جس کا ان آیات میں ذکر ہے اور جسے تم تبدیل نہیں کر سکو گے۔

حضور نے فرمایا تمہیں دوبارہ موقعے ملے، پھر تم نے وہی حرکتیں کیں جو پہلے کر چکے ہو تو خدا پھر تم سے وہی سلوک کرے گا جو ہمیشہ خدا کی تقدیر کو چیلنج کرنیوالوں اور غلطیوں کا اعادہ کرنے والوں کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ ہماری تو اب بھی یہی دعا ہے کہ خدا تمہیں عقل اور سمجھ دے اور ہمارے پیارے وطن کے دن پھیرے اور اللہ کے غضب کی بجائے اس کی رحمتوں کی بارشیں ہمارے اہل وطن پر برسیں۔

● — اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے مقبوضہ علاقوں میں اسرائیلی پالیسیوں کی مذمت میں قرارداد منظور کی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل نے قرارداد کے خلاف ووٹ ڈالے۔

● — سلامت پورہ میں جمعہ کے روز بستی عیسائیاں پر سینکڑوں افراد نے ہلہ بول دیا جس کے نتیجہ میں درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ جن میں عورتوں اور بچوں کی تعداد زیادہ ہے۔ بروقت اطلاع کرنے کے باوجود پولیس نہیں پہنچی۔ کم وبیش پچاس مکانات کو نقصان پہنچا۔ چرچ پر نصب لاؤڈ سپیکر بھی اتار لیا گیا۔ شہریوں نے اس نوعیت کے افسوسناک واقعات کی روک تھام کے لئے انتظامیہ کو مؤثر کردار ادا کرنے پر زور دیا ہے۔

● — پاکستان کے وزیر خارجہ صاحب زادہ یعقوب خان نے افغان مجاہدین کے لئے اپنی حکومت کی تائید اور حمایت کا اعادہ کیا ہے۔

اخبار کی منزلیں، مرحلے

خبر کیسے بنی اور اخبار آپ تک کیسے پہنچا

اخبار آپ کیلئے ہر روز دنیا جہان کی خبریں، مختلف موضوعات پر نت نئے مضامین، اشتہارات اور تصاویر لے کر آتا ہے۔ ایکدن آپکی معلومات میں اضافہ کرتا ہے دوسرے دن ردی کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ پھر الماریوں میں بچھانے، شیشے صاف کرنے، بازار سے سودا سلف اور روٹیاں لانے کے کام آتا ہے۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ یہ کن مراحل سے گزر کر آپ تک پہنچتا ہے؟

سب سے پہلا اخبار چین سے ایک ہزار سال پہلے ٹی پیاؤ کے نام سے نکلا۔ پھر یہ سلسلہ چل نکلا جو فرانس، برطانیہ اور روس سے ہوتا ہوا برصغیر ہندو پاک پہنچا۔ انگریزوں کی آمد سے قبل چند اخبارات کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ ہندو پاک میں اخبارات کو ترقی انگریزوں کی آمد کے بعد نصیب ہوئی۔ جن مسلمان اخبارات نے آزادی سے قبل عروج حاصل کیا ان میں مولانا ظفر علی خان، حسرت موہانی، محمد علی جوہر اور ابوالکلام آزاد کے اخبارات انتہائی اہمیت کے حامل تھے۔ ان اخبارات پر ان کے مالک یا مدیر کی سوچ حاوی ہوتی تھی۔ وہ رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرنے کی کوشش کرتے تھے، اس وقت اخبارات کسی مشن کی تکمیل کیلئے نکالے جاتے تھے۔

شخصی صحافت کا یہ دور ترقی یافتہ ممالک میں بھی موجود رہا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ صحافت صنعت کا درجہ اختیار کر گئی اور یہ مشن کی بجائے کاروبار کی شکل میں سامنے آنے لگی۔ اخبار مشن ہو یا کاروبار تاہم کسی بھی آزاد معاشرے میں اس کے وجود اور اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ امریکہ کے ایک صدر نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ میرا ذہن کسی ایسی حکومت کا تصور بھی نہیں کر سکتا جس میں اخبارات موجود نہ ہوں۔ لارڈ میکالے نے اس کی اہمیت کا اعتراف اسے معاشرے کا چوتھا ستون قرار دیا۔

جوں جوں اخبارات کی اشاعت بڑھتی گئی اس میں کام کرنے والے افراد اور شعبوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ان میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل شعبہ خبر ہے۔

خبر کیا ہے۔ برطانیہ کی عوام پسند صحافت کے باوا آدم لارڈ نارتھ کلف نے کہا تھا:

"اگر کتا انسان کو کاٹ لے تو یہ خبر نہیں البتہ انسان کتے کو کاٹ لے تو یہ خبر ہے۔"

لیکن ضروری نہیں کہ خبر بنانے کے لئے کتے کو کاٹ کھایا جائے۔ دراصل وہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ روزمرہ زندگی میں وقوع پذیر ہونے والا عام واقعہ خبر نہیں ہوتی بلکہ خبر وہ ہوتی ہے جو عام معمول سے ہٹ کر ہو اور اہمیت کی حامل ہو۔ ایسی چیز جسے لوگ جاننا چاہیں مگر انہیں معلوم نہ ہو۔

ہر اخبار میں خبروں کے حصول کے لئے رپورٹرز موجود ہوتے ہیں۔ جو ایک چیف رپورٹر کے ماتحت اپنے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔ روزانہ اجلاس میں انکی کارکردگی، مصروفیت اور خبروں کے حصول کی تجاویز زیر بحث آتی ہیں۔ ہر رپورٹر کی ایک مخصوص ڈیوٹی ہوتی ہے جسے اسکی بیٹ کہا جاتا ہے۔ جرائم، عدالتیں، کھیل، حادثات جلسے جلوس، سیاسی و پارلیمانی امور اور معاشی معاملات کی رپورٹنگ کیلئے الگ الگ رپورٹر مقرر کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دور دراز شہروں میں بھی رپورٹرز اور نامہ نگار مقرر ہوتے ہیں جو اپنے علاقے میں ہونے والے واقعات سے اخبارات کو مطلع کرتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ شروع میں رپورٹر کو خبر کی تلاش میں نکلنا پڑتا تھا مگر اب خبر رپورٹر کی تلاش میں نکلتی ہے۔ اب نیوز ڈیسک پر موجود رپورٹرز کو ٹیلیفون کے ذریعے بھی بے شمار خبریں موصول ہوتی ہیں۔

خبروں کی ایجنسیاں

اخبارات کو خبروں کی فراہمی کیلئے ملکی اور بین الاقوامی نیوز ایجنسیاں جو معاوضہ لے کر اخبارات کو خبریں فراہم کرتی ہیں۔ ان کے حصول کیلئے اخبارات کے دفتر میں ٹیلی پرنٹرز نصب ہیں، جب کوئی ایجنسی خبر بھیجتی ہے تو وہ خود بخود کاغذ پر ٹائپ ہو جاتی ہے۔ نیوز ڈیسک پر موجود شفٹ انچارج اور سب ایڈیٹر اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں۔ جونہی کوئی خبر موصول ہوتی ہے شفٹ انچارج اسے سب ایڈیٹر کے حوالے کر دیتا ہے جو اس کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرتا ہے اور اس کی کانٹ چھانٹ کر کے اسے خبر کی صورت دیتا ہے۔ پھر مناسب سرخی نکال کر اسے شفٹ انچارج کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ریڈیو اور ٹی وی سے بھی خبریں نوٹ کی جاتی ہیں۔ اخبارات اور ٹیلکس کے ذریعے باہر سے پیغامات موصول ہوتے ہیں۔ اب اخبارات کے دفاتر میں فیکس مشینیں بھی لگ چکی ہیں۔ جب کسی بڑے شہر سے کوئی خبر یا خبر کی تفصیل درکار ہو تو ایک پیغام لکھ کر مشین کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ چند منٹ میں وہاں سے جواب موصول ہو جاتا ہے۔ اسکے علاوہ پریس ریلیز اور ہینڈ آؤٹ بھی اخبارات کے لئے خبروں کی فراہمی کا ذریعہ ہیں۔ پریس ریلیز مختلف اداروں اور انجمنوں کی طرف سے جاری کی جاتی ہیں۔

جب خبر ان تمام مراحل سے گزرتی ہے تو اس کی زبان و بیان درست کرنے کے بعد اس کی کتابت کی جاتی ہے۔ پہلے تمام اخبارات میں اور اب بھی کچھ اخبارات میں یہ ذمہ داری کاتب سرانجام دیتے ہیں۔ جو اس خبر کو صاف ستھری لکھائی میں ڈھالنے کا کام کرتے ہیں۔ مگر کمپیوٹر کی آمد نے اردو اخبارات کو جدید دور میں لاکھڑا کیا ہے۔ شروع میں کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ شاید کمپیوٹر کامیاب نہ ہو مگر اب تقریباً تمام اخبارات کی کتابت مکمل طور پر کمپیوٹر پر کی جاتی ہے۔

کمپیوٹر میں آپریٹر سارے مواد کو ایک ڈسک فلاپی میں محفوظ کر لیتا ہے جسے لیزر کامپ مشین میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ وہ اسے ایکسپوز کر کے الفاظ کو پلاسٹک شیٹ پر منتقل کر دیتی ہے۔ کمپیوٹر سے نکلنے والے الفاظ چونکہ ایک ہی سانچے میں ڈھل کر آتے ہیں اسلئے خوبصورت بھی لگتے ہیں۔ اور انہیں پڑھنے میں مشکل بھی پیش نہیں آتی۔ پھر وقت اور مزدوری کی بھی بچت ہے۔ جس کام کو کرنے کے لئے سینکڑوں کاتبوں کی ضرورت تھی اب وہ کام صرف چند آدمی سرانجام دیتے ہیں۔ کمپیوٹر سیکشن میں نہ صرف خبروں بلکہ ادارتی صفحے اور رنگین صفحات کی کتابت بھی کی جاتی ہے۔

ادارتی صفحہ

ابتدائی دور میں اداریہ اخبار کا ایڈیٹر لکھا کرتا تھا مگر اب کام کو مختلف لوگ سرانجام دیتے ہیں۔ ادارتی صفحے میں لوگوں کو اہم واقعات اور خبروں کے پس منظر سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اداریہ کسی ملکی اہم اور فوری توجہ کے واقعہ کے بارے میں تحریر کیا جاتا ہے۔ دوسرے اہم واقعات ادارتی نوٹ میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر مضامین بھی اس صفحے پر شائع کئے جاتے ہیں۔ جنہیں مختلف نقطۂ نظر سے تعلق رکھنے والے لوگ لکھتے ہیں۔ جن میں سے بعض مضامین ادارتی شعبے کے لوگ لکھتے ہیں۔ کچھ مضامین مستقل لکھنے والے بھیجتے ہیں اور کچھ عام قارئین کی طرف سے موصول ہوتے ہیں۔ ان مضامین کا مقصد رائے عامہ کو کسی کے حق میں یا مخالف تشکیل دینا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس صفحے کو اخبار کی پالیسی کا آئینہ دار سمجھا جاتا ہے۔

روزنامہ جنگ جمعہ میگزین صفحہ ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چک نمبر ۵۶۳ گ ب میں احمدیوں کے گھروں کی تباہی

ایک جھوٹے الزام کی آڑ میں بیت الذکر اور لائبریری کو آگ لگا دی۔

دو احمدیوں کے گھروں کو بھی لوٹ کر نذر آتش کر دیا گیا۔

مورخہ ۱۰ر اپریل کو مغرب کے بعد قریباً ۴۰ افراد پر مشتمل ایک مجمعے نے جس میں مولوی صاحبان اور اطراف کے مخالفین شامل تھے۔ قرآن کریم کی بے حرمتی کے جھوٹے الزام کی آڑ میں جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۶۳ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی بیت الذکر، لائبریری اور دو احمدیوں کے گھروں اور ایک دکان پر حملہ کر کے لوٹ مار اور آتش زنی کی۔ بیت الذکر کے مینار، دیوار، چھت کا ایک حصہ لائبریری کی چھت اور بیرونی دیوار گرا دی ایک احمدی دکاندار مکرم محمد عباس صاحب کی کریانہ کی دکان کو پہلے لوٹا اور پھر اسے نذر آتش کر دیا۔ مکرم محمد نواز محمد صدیق و محمد بوٹا صاحبان کے گھروں کو لوٹا اور سارے سامان کو آگ لگا دی۔

اس جلوس میں سے بعض لوگ آتشیں اسلحہ سے مسلح انہوں نے ہوائی فائرنگ بھی کی احمدیہ بیت الذکر پر بھی فائرنگ کی۔ پولیس رات دس بجے چک مذکور میں پہنچی لیکن جلوس کی نعرے بازی رات ساڑھے گیارہ تک جاری رہی۔ جلوس کے منتظمین کے پاس لاؤڈ سپیکر تھے جن پر وہ نعرہ بازی کر رہے تھے اور احمدیوں کے گھروں کو جلاتے اور لوٹنے کی تلقین کر رہے تھے جلوسوں کا یہ سلسلہ جزوی طور پر ۱۱ر اپریل ۱۲ر اپریل کو بھی جاری رہا۔ مظاہرین نے ڈاکٹر محمد نواز صاحب کا کینو کا باغ اجاڑ دیا۔ پودے کاٹ دیئے۔

اس واقعے کی چند تصاویر پیش خدمت ہیں۔

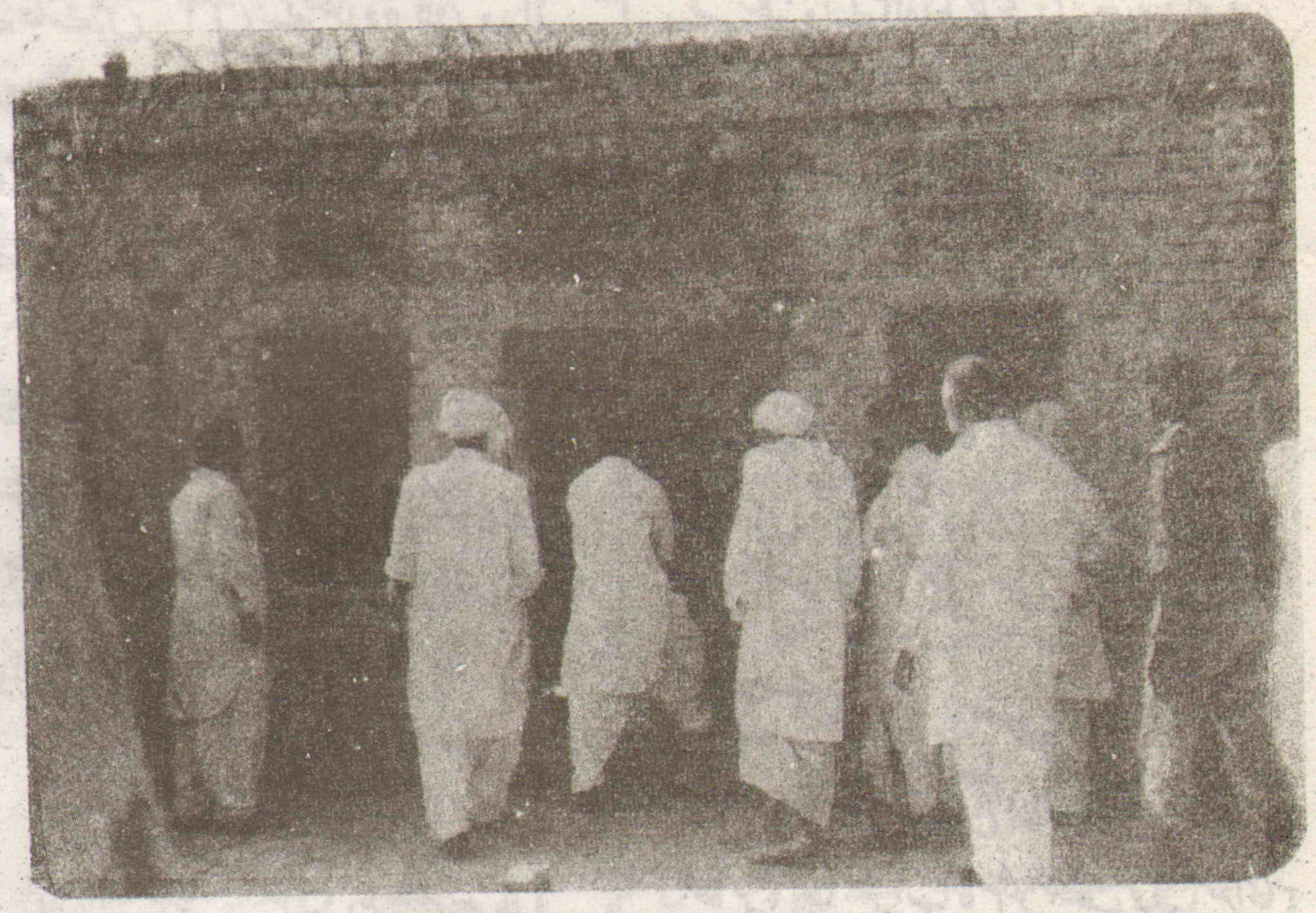

★ مکرم ڈاکٹر محمد نواز صاحب کا جلا ہوا گھر۔

★ مکرم ڈاکٹر محمد نواز صاحب کے گھر کا جلا ہوا سامان۔

★ احمدیہ بیت الذکر چک نمبر ۵۶۳ گ ب آتش زنی اور منہدم کیے جانے کے بعد۔

★ احمدیہ بیت الذکر چک نمبر ۵۶۳ رگ ب مینار گرا دیے گئے۔

★ احمدیہ بیت الذکر چک نمبر ۵۶۳ گ ب کی چار دیواری گری ہوئی۔

★ مکرم ڈاکٹر محمد نواز صاحب کا کینو کا باغ پودے کاٹ دیئے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

★ مکرم ڈاکٹر محمد نواز صاحب کے تباہ شدہ باغ کا ایک اور منظر۔

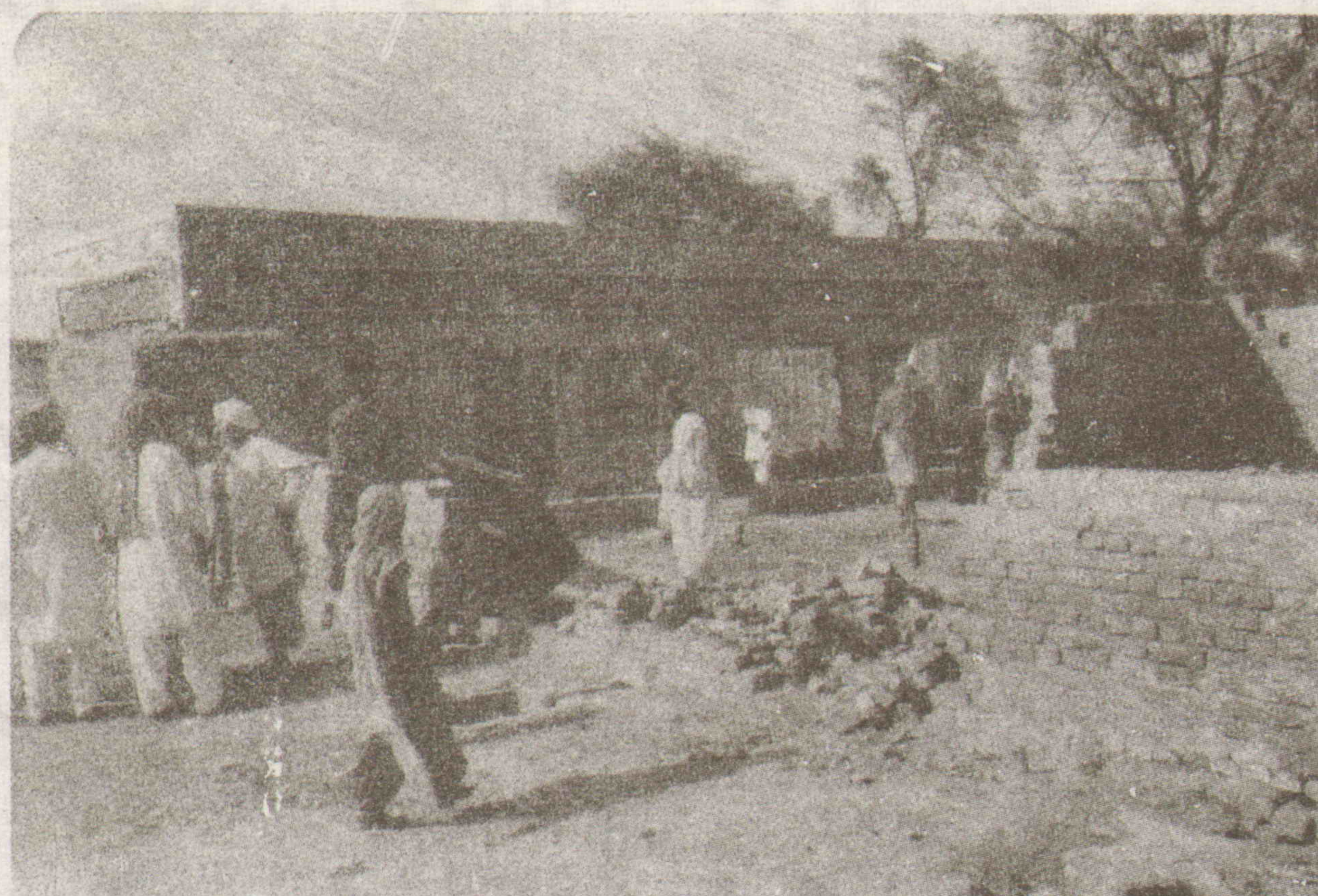

★ مکرم محمد صدیق صاحب اور مکرم محمد بوٹا صاحب کے گھر کی گری ہوئی چار دیواری۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۶۹۲۹:- میں عظمیٰ خالد زوجہ ملک عابد ربانی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸/۱۰/۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر -/۵۰،۰۰۰ روپے بذمہ خاوند (۲) طلائی زیورات ۱۲½ گرام مالیتی -/۶۰۰۰ روپے (۳) چاندی کا ایک سیٹ وزنی ۲۵ گرام مالیتی -/۸۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت خرچہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عظمیٰ ربانی P/O بکس نمبر ۵۰ گجرات۔ گواہ شد نمبر ۱ عبد المجیب مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۳۱۱۰۔ گواہ شد نمبر ۲

شیخ خالد پرویز والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۶۹۳۰:- میں منصورہ مبارک بنت مبارک احمد صاحب ظفر قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸/۱۱/۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۷۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ منصورہ مبارک بنت مبارک احمد ظفر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبارک احمد ظفر والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ شبیر احمد ثاقب مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۶۹۳۱:- میں مسرت ناہید بنت حاجی عنایت اللہ قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸/۱۱/۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی بالیاں دو عدد وزنی ایک تولہ مالیتی -/۲۴۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسرت ناہید بنت حاجی عنایت اللہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حاجی عنایت اللہ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شبیر احمد ثاقب مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ۔

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبد الحمید اعوان
عید کی وجہ سے اس دفعہ ۲/۳/۴ مئی کو اقصیٰ چوک ربوہ میں مطب فرمائیں گے
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینجر: مشہور دواخانہ
فون ۹۰۶ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرؤف
احمد جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی
فون: ۶۲۹۴۴۳
پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
سابق پارٹنر: الرؤف جیولرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت نکلوایئے مت

دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر ۵۴۳

ربوہ میں آپ کے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
عقب جمال بیکری ربوہ
فون ۴۹، رہائش ۵۴۹، فون ۵۵۰

قادیان کے قدیمی (و) مشہور دواخانہ کے دو مشہور تحفے

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
چھوٹی شیشی ۵ روپے، بڑی شیشی ۱۰ روپے

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
چھوٹی شیشی ۵ روپے، بڑی شیشی ۱۰ روپے

شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ)
گولبازار - ربوہ
ٹرنک بازار - سیالکوٹ
فون ۷۷۷

ریفریجریٹرز
ایئر کنڈیشنرز
اور ڈیپ فریزرز کی
مرمّت گارنٹی کیساتھ کیجاتی ہے۔
الشفیق ریفریجریشن سروس
کالج روڈ فون ۴۹۲
بالمقابل جامعہ احمدیہ

راحت جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت ۱۴/-

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت ۶/-

تریاق معدہ
خرابیٔ ہاضمہ کا مؤثر علاج
قیمت ۱۴/-

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت ۱۵/-

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت ۵/-

اکسیر پائیوریا
خون اور پیپ کو روکتا ہے
قیمت ۱۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
فون ۶۳۴
گولبازار ربوہ پوسٹ بکس نمبر ۶

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرمالینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمّہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینیجر الفضل)

دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں
کراچی - فون ۴۱۳۲۵۱
لاہور - 3.D.1 گلشن راوی
ملتان - چوک جان محمد
منڈی بہاؤالدین - بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خاں - فون ۴۷۹۹
ربوہ - اقصیٰ چوک فون ۵۵۸

مرکز احمدیت میں سب سے
قدیم اور با اعتماد ادارہ
احباب کی خدمت میں پیش پیش
احمد اسٹیٹس
ربوہ پاکستان
فون نمبر 535

پرانی پیچیدہ اور ضدی
امراض کے
جرمن ادویات سے کامیاب علاج کیلئے
پتہ یاد رکھیں
شاہ ہومیو پیتھک سٹور
رحمت بازار ربوہ

ہر گھر کی پسند
سویاں
رحمت
تیار کردہ: نعمت کرامت گول صابن والا
فون: پی پی ۲۳۲۵۸ فیصل آباد

حنیف ہومیو پیتھک کلینک
۷۶/۱ - بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
اوقات کار: ہر اتوار سے جمعرات
صبح ۱۰ بجے سے ۱۲½ بجے تک
شام ۵½ بجے سے ۸½ بجے شب تک
ہر جمعہ کے دن صرف صبح ۹½ تا ۱۲ بجے دوپہر
ہر ہفتہ کے دن صرف شام ۵½ تا ۸½ بجے شب
المعلن خاکسار
ہومیو ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

ہمارے ہاں گاڑیوں کے ٹائر و ٹیوب ولکنائز کیے جاتے ہیں نیز گاڑیوں کے سلنسر ویلڈنگ کیئے جاتے ہیں اور سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کو مضبوط ٹانکا لگایا جاتا ہے۔ کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
منصور سائیکل اینڈ ویلڈنگ ورکس
(پروپرائٹر: منصور احمد بوٹا) اقصیٰ چوک ربوہ

بے بی ٹانک
BABY TONIC
پیکنگ - ۹۰ ٹیبلٹس: قیمت ۸/- علاوہ ڈاک خرچ
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز آفس: ۷۷۱، کلینک: ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر: ۶۰۷

نظر اور دھوپ کی عینکیں
عام مرمت مفت کی جاتی ہے
داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار - ربوہ

جوبلی سٹور ربوہ
رحمت بازار
اشیائے خورد وصرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔ جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ

★ نرینہ اولاد سے محروم ★ بے اولاد ★ اٹھراء ★ سوکھا ★ گرمی ★ گیس کا علاج کرنے والے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹
فون نمبر ۴۳۱-۷۴۸۴۴ ۷۶۴۹۷

برانچیں
★ ربوہ - اقصیٰ چوک نزد ویٹر بکس
★ ملتان - نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
★ چوک قلعہ کالر والا - تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
★ کراچی - محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کے انتظام کے ساتھ)